



سوال

(453) قرآن و سنت کے خلاف کوئی عمل قبول نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوفیہ کے سلسلوں کے مشائخ مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں سے وعدے لیتے ہیں۔ بیعت کرنے والا یہ وعدہ کرتا ہے کہ کبھی خیانت نہیں کرے گا۔ وہ اجتماعی طور پر ذکر کرنے کے لئے راتیں متعین کر لیتے ہیں۔ پھر حلقے بنا کر یا صفیں بنا کر بیٹھے ہونے یا کھڑے ہونے اللہ تعالیٰ کے خاص خاص ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ”اللہ“ یا ”حی“ یا ”قیوم“ یا ”آة“ اس دوران وہ دائی سائیں جھومتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوسرے افراد کی ایک جماعت ہوتی ہے جو رسول اللہ کی مدح میں یا دوسرے انبیائے کرام یا اولیائے کرام کی تعریف میترنم کے ساتھ اشعار پڑھتے ہیں۔ عموماً اس دوران طلبے دف اور دوسرے ساز بجائے جاتے ہیں۔ بعض حاضرین نقدی کی صورت میں نذرانہ بھی پیش کرتے ہیں۔ جسے ”نقطہ“ کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ساز ہوتے ہیں نہ دف اور نہ نقطہ۔

پھر یہ نذرانوں میں بھی کہتے ہیں: ”یا حسین مدد یا سیدہ زینب مدد یا سیدہ بدوی مدد اے میرے نانا رسول اللہ مدد! یا اولیاء اللہ مدد! بعض لوگ سید بدوی یا جناب حسین یا سیدہ زینب وغیرہ کے نام کی بکری یا نذر رقم کی نذر بھی ملتے ہیں، بعض اوقات جس بزرگ کی نذر مانی جاتی ہے اس کے مزار پر پنڈھانچ کرتے ہیں اور اس بزرگ کی تعمیر کی قبر کے پاس رکھے ہوئے صندوق میں نذر کی رقم ڈالتے ہیں۔ براہ کرم یہ وضاحت فرمائیے کہ یہ سب کام جائز ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان مرد اور عورتیں جناب رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرتے تھے اور آپ ﷺ سے اللہ کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کا عہد و پیمانہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں جو ہدایات دیں ان کی تعمیل کریں، یہ ہدایات قرآن مجید اور صحیح احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی دیا ہے بلکہ نبی ﷺ کی اطاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ظاہر ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۗ... النساء

”اور جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا یعنی انبیائی، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ یہ بہترین ساتھی (رفیق) ہیں۔“

اور فرمایا:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۗ... النساء ۸۰

”جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے پٹھ پھیر لی تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔“

اور فرمایا:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَآخِزُوا فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا إِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِين ۗ... المائدہ ۹۲

”اور تم اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول اللہ کا حکم مانو اور ڈرتے رہو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف وضاحت پہنچا دینا ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے کتاب و سنت کی تعلیمات میں نبی ﷺ کی اتباع کو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت قرار دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبب اور گناہوں کی معافی کا باعث فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

قُلْ إِن كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۗ... آل عمران ۳۱

”اے پیغمبر! کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہیں۔“

نیز ارشاد ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ۗ... آل عمران ۳۲

”اے پیغمبر! کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو! پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔“

نبی ﷺ سے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے خلفائے راشدین یا کسی اور صحابی سے اس انداز کی بیعت لی ہو یا وعدہ لیا ہو جس طرح صوفیہ کے مشائخ اپنے مریدوں سے لیتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر اللہ کے خاص خاص مفرد ناموں سے کریں مثلاً اللہ ہی قیوم اور اسے وظیفہ بنالیں جسے وہ پابندی سے پڑھیں اور ہر روز یا ہر رات یہ وظیفہ کریں اور شیخ کی اجازت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی اور مقدس نام کا وظیفہ نہ کریں ورنہ ایسا شخص شیخ کا نافرمان اور گستاخ سمجھا جائے گا اور خطرہ ہوگا کہ حق سے تجاوز کرنے کی وجہ سے ان اسماء کے خادم اسے تکلیف پہنچائیں۔ اس کے علاوہ صوفیہ کے ان سلسلوں میں سے ہر سلسلہ کے پیروں کی یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مریدوں اور دوسری پیروں کے مریدوں کے درمیان فتنہ فساد کے بیج بویں۔ حتیٰ کہ انہوں نے دین میں تفرقہ ڈال کر الگ الگ فرقے اور جماعتیں بنا دی ہیں۔ ہر کوئی اپنی بدعت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے مریدوں کو دوسرے سلسلہ کے پیروں سے عقیدت رکھنے یا ان کی بیعت کرنے یا ان کے سلسلہ میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس قسم کی پابندیاں لگاتے ہیں جو قرآن مجید میں نازل ہوئیں نہ رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمائیں اس طرح ان پر یہ آیت صادق آتی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيئًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۗ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۗ... الانعام ۱۵۹

”جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کچھ کرتے رہے تھے۔“

رسول اللہ ﷺ کے متعلق کہیں مذکور نہیں کہ آپ نے مفرد اسم مثلاً جی قیوم حق اللہ وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا ہو یا اس کا حکم دیا ہو اسے روزانہ پڑھنے کے لئے وظیفہ قرار دیا ہو اور نہ



(فَأَنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)

”ہاں! میرا جی چاہتا ہے کہ کسی سے قرآن سنوں“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے سورۃ النساء میں سے تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچے

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۚ ﴿٤١﴾ ... النساء

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ”اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے؟“

تو فرمایا بس کرو دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۵۰۴۹۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ۸۰۰۰۔ ابی داؤد صحیح نمبر: ۳۶۶۸۔ ترمذی حدیث نمبر: ۳۰۲۷)

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کو وقفہ دے کر نصیحت کرتے تھے کہ الکتا ہٹ پیدا نہ ہو جائے۔ مسجد وغیرہ میں ان کی رہنمائی کرنے اور انہیں دین کی باتیں سکھانے کیلئے تشریف رکھتے تھے کبھی بھکار انہیں متوجہ کرنے کیلئے یا کسی خاص نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لئے ان سے سوالات بھی کرتے تھے۔ پھر جب دیکھتے کہ وہ پوری طرح متوجہ ہیں اور جواب سننے کا شوق بیدار ہو گیا ہے تو جواب ارشاد فرماتے۔ اس طرح وہ مسئلہ انہیں خواب یاد ہو جاتا اور اچھی طرح سمجھ میں آ جاتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی بیٹھے تھے کہ اچانک تین آدمی آگئے ان میں سے دو جناب رسول اللہ ﷺ (مجلس) کی طرف آگئے اور ایک واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے قریب آکر وہ دونوں رکے۔ ایک کو (حاضرین کے) حلقہ میں جگہ نظر آئی وہ وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ (زیر بحث مسئلہ پر بات کر کے) فارغ ہوئے تو فرمایا:

(إِلَّا أَنْجُرْكُمْ عَنِ النَّفَرِ ثَلَاثَةٍ؛ أَنَا أَحَدُهُمْ فَأَوَىٰ إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَنَا الْأَخْرَفُ فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَنَا الْأَخْرَفُ فَاعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنِّي)

”میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بات نہ بتاؤں؟ ایک نے اللہ کی طرف جگہ چاہی تو اللہ نے اسے جگہ دی۔“

یعنی وہ علمی مجلس میں آیا جس میں اللہ کی باتیں ہو رہی تھیں تو اسے ثواب ملا اور وہ اللہ سے قریب ہو گیا۔

دوسرے نے شرم کی تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی (یعنی اللہ نے اس کی شرم رکھی اسے ثواب سے محروم نہیں رکھا۔)

اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اسے اعراض کر لیا۔ (جب اس نے علم و ذکر میں رغبت کا اظہار نہیں کیا تو ثواب اور رحمت سے محروم رہا۔) (صحیح بخاری حدیث نمبر: ۳۷۶۶، صحیح مسلم حدیث نمبر: ۲۱۷۶)

صحیح بخاری میں اور دیگر کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجْرَةً لَا يَنْشَقُّ وَرَفْعًا؛ وَأَنَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ حَتَّىٰ تَوْنِي نَاهِي؟)

”درختوں میں سے ای درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مومن کی سی ہے مجھے بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟“

لوگ جنگلوں کے درختوں میں پڑگئے (یعنی مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے شاید فلاں درخت ہے یا فلاں درخت ہے۔)

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میرے دل میں خیال آیا کہ وہ لہجور کا درخت ہے (لیکن میں خاموش رہا۔) پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتا دیجئے وہ کونسا درخت ہے؟ فرمایا:

(حی الخلد)

”وہ کھجور کا درخت ہے۔“

اس کے علاوہ اور بہت سی مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر ذکر کرنے کی عملی صورت یہ تھی کہ آپ ﷺ انہیں تعلیم دیتے اور ان کی رہنمائی فرماتے و عطا ارشاد فرماتے ان کا امتحان لیتے اور نعم و عبرت سے بھر پور تلاوت ہوتی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے ہفتہ کے کسی دن یا رات کو خاص کر کے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر جماعت اللہ تعالیٰ کے کسی مبارک نام کا ذکر اس طرح کیا ہو کہ وہ دائرہ کی صورت میں یا صفت بنا کر کھڑے یا بیٹھے ہوں اور نشہ بازوں کی طرح جھومتے ہوں اور نغموں کے سروں گولیوں کے گانوف دُف کی تال ڈھول کی تھاپ اور سازوں کی آواز پر بے خود ہو کر بچنے والوں کی طرح تھکتے ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام صوفیہ آج کل کرتے ہیں وہ بدعت اور گمراہی ہے ج سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ حَدَّثَ فِي أَمْرِنَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ زَوْرٌ)

جس نے ہمارے دین میں بدعت نکالی جو (اصل میں) اس کا جز نہیں تھی تو وہ مردود ہے “متفق علیہ۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ نعت خواں اس طرح کے جوالفاظ کہتے ہیں یا حسین مدنی یا سیدہ زینب مدنی یا بدوی یا شیخ العرب مدنی یا رسول اللہ مدنی اولیاء اللہ مدنی وغیرہ یہ زیادہ برا کام ہے اور اس کا گناہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ شراب اکبر میں داخل ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مردوں سے فریاد ہے کہ انہیں بھلائی اور مال دیں ان کی فریادرسی کریں ان سے مشکلات اور تکالیف دور کریں۔ کیونکہ یہاں مدد سے مراد فریادرسی اور عطا کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص کہتا ہے ”مدد یا سید بدوی“ یا کہتا ہے ”مدد یا سیدہ زینب“ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ خیر عطا فرمائیے اور ہماری تکلیفیں دور کر دیجئے اور بلائیں ہٹال دیجئے اس طرح کہنا شرک اکبر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات کے تمام معاملات وہی چلاتا ہے اور مختلف چیزوں کو اسی نے بندوں کے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

ذِكْرُكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۱۳ اِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دَعَاءَكُمْ وَتَوَسَّعُوا فِي النِّجَالِ الْكُفْرُ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْفَرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّتُكَ مِثْلُ

خضیر ۱۴... فاطر

”یہ ہے اللہ تم سب کا پلنے والا بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے باریک سے چھلکے کے بھی مالک نہیں اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے ہی نہیں اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے۔ (یعنی کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ پکارتے اور ہم سے مدد مانگتے رہے ہیں) اور آپ کو خبر رکھنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرح کوئی اور یقینی خبر نہیں دے سکتا۔“

اس آیت میں ان کے پکارنے کو شرک کہا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَنْصِبُ لَهُ إِلَى اللَّهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا يَدْعُوهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۵ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ۱... الْأَحْقَابُ

”اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا اللہ سے (معبود) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کرے۔ وہ (معبود) تو ان (پکارنے والوں) کے پکارنے سے بے خبر ہیں اور جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے۔“



ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ کے سوا جن انبیاء و اولیاء کو پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والوں کی نداؤں سے بے خبر ہیں اور کبھی ان کی درخواست قبول نہیں کر سکتے۔ قیامت کے دن وہ ان پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے اور اس بات سے انکار کر دیں گے کہ ان مشرکوں نے کبھی ان بزرگوں کی پوجا کی ہو۔ (یعنی صاف کہہ دیں گے کہ تم نے ہماری پوجا نہیں کی تھی 'ہمیں بالکل علم نہیں۔) ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

أَيْشْرُكُونَ بِاللَّهِ الَّذِينَ هُمْ يَكْفُرُونَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادًا مِمَّا لَمْ يَخْلُقْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۙ... الأعراف ۱۹۳

کیا یہ لوگ ان کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ وہ ان (مشرکوں) کی مدد نہیں کر سکتے نہ وہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ اگر تم ان (مشرکوں) کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری پیروی نہیں کرتے تمہارے لئے برابر ہے کہ انہیں پکارو یا خاموش رہو۔ (اسے مشرک!) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں 'تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری درخواست قبول کریں۔ (پھر کیوں وہ تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے؟)''

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْضِحُ الْكَافِرُونَ ۙ... المؤمنون ۱۱۷

''جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتا ہے اس کے پاس اس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر مردوں وغیرہ کو پکارتا ہے اسے فلاح نصیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ غیر اللہ کو پکار کر کفر کا ارتکاب کر چکا ہے۔ اور رہی آپ کی چوتھی بات تو ایسے کام کی نذر ماننا جن سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہوتی ہے 'یہ بھی عبادت ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرنے اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی نذر ماننا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نذر پوری کرنے والے کی تعریف کی ہے اور اسے اجر و ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يُؤْتُونَ بِالْذِّكْرِ ۙ... الإنسان ۷

''وہ نذر پوری کرتے ہیں''

وَمَا نُنْفِقُ مِنْ نَفْسَةٍ أَوْ نَذْرٍ مِمَّنْ نَذَرْنَا إِنَّ اللَّهَ يُغْنِيهِ ۙ... البقرة ۲۷۰

''تم جو کچھ خرچ کرتے ہو یا جو نذر ماننے ہو اللہ تعالیٰ اسے جاتا ہے۔''

لہذا جو شخص کسی ایسے کام کی نذر مانے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو اس پر اس کی نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کی نذر مانے وہ مشرک کا مرتکب ہوتا ہے اس نذر کو پورا کرنا حرام ہے اس کا فرض ہے کہ مشرک سے اور تمام شرکیہ اعمال سے توبہ کرے۔ ارشاد باری ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۙ... الأعراف ۱۶۳

''(اے پیغمبر!) فرما دیجئے! بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔''

نیز فرمان الہی ہے:



إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفْرَ ۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۲ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۳ ... الْكُوفْرُ

”ہم نے آپ کو کوفر عطا کیا ہے۔ لہذا اپنے رب کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی کیجئے۔“

لہذا مسلمان کا فرض ہے کہ کتاب اللہ کی پیروی کرے، جناب رسول اللہ کے طریقے پر چلے اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اس کی عبادت کرے، دعا صرف اسی سے کرے اور باقی تمام عبادتیں بھی۔ مثلاً نذر توکل اور سختی زمی ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرنا، خلاص اسی کے لئے انجام دے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ